بالتصدیر ماہنامہ

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
مغربی جرمنی

نگران: ملک منصور احمد عمر
تبوک ۱۳۶۵ ہش
ستمبر ۱۹۸۶ء
مدیر: مغفور احمد

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

"اور اب سے جو وہ موعود ظاہر ہوا ہر ایک کی آنکھ کھلے گی اور غور کرنے والے غور کریں گے کیونکہ خدا کا مسیح آ گیا۔ اب ضرور ہے کہ دماغوں میں روشنی اور دلوں میں توجہ اور قلموں میں زور اور کمروں میں ہمت پیدا ہو۔ اب ہر ایک سعید کو فہم عطا کیا جائیگا اور ہر ایک رشید کو عقل دی جائیگی کیونکہ جو چیز آسمان میں چمکتی ہے وہ ضرور زمین کو بھی منوّر کرتی ہے۔ مبارک وہ جو اس روشنی سے حصّہ لے اور کیا ہی سعادت مند وہ شخص ہے جو اس نور میں سے کچھ پاوے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۲۵)

1889

پاکستان میں ناموسِ رسولؐ کی حفاظت کے نام پر بنائے جانے والے قانون کی شرعی حیثیت پر بصیرت افروز خطبہ

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۶ء

(بمقام مسجد فضل لندن)

ناموسِ رسولؐ کی حفاظت کا قانون

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۰۹ اور سورۃ احزاب کی آیت نمبر 57 تا نمبر 59 کی تلاوت فرمائی۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۰۹)

اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اس طرح ہم نے ہر ایک قوم کے لیے اس کے عمل خوبصورت کر کے دکھائے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے جس پر وہ انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کرتے تھے۔ (انعام: ۱۰۹)

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (۵۷)

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً اس کے لیے دعائیں کر رہے ہیں پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور اُن کے لیے دعائیں کرتے رہا کرو اور خوب جوش و خروش سے (ان کے لیے) سلامتی مانگتے رہا کرو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا (۵۸)

وہ لوگ جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ اُن کو (اس) دنیا میں اور آخرت میں اپنے قرب سے محروم کر دیتا ہے اور اس نے اُن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر چھوڑا ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا (۵۹) ع

وہ لوگ جو کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا ہو تکلیف دیتے ہیں اُن لوگوں نے خطرناک جھوٹ اور کھلے کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر اُٹھا لیا ہے۔ (احزاب: 57 تا 59)

Nuur-Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · 6000 Frankfurt/M. 70 · Tel.: 069/681485

پھر فرمایا کہ اعمال کے حسن کی بنیاد نیک ارادوں اور نیک دعاوی کے اظہار پر نہیں ہوا کرتی بلکہ نیک نیتوں پر ہوتی ہے جو حسین عمل میں ڈھل جاتے ہیں لیکن لبسا اوقات انسان نیک دعاوی ہی کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ لیتا ہے اور نیک دعاوی کو اپنے اعمال کو حسین دکھانے کیلئے ایک ذریعہ کے طور پر اختیار کرتا ہے۔ اس پہلو سے جب ہم انسانی اعمال کا جائزہ لیتے ہیں تو لبسا اوقات ایسا بھی دکھائی دیتا ہے کہ بہت بڑے بڑے نیک دعاوی نیک اعمال پر منتج ہونیکی بجائے ایسے اعمال پر منتج ہو جاتے ہیں جو جنت کی بجائے جہنم کی طرف لے جانیوالے ہوتے ہیں۔ اسلئے دعاوی کی کوئی حقیقت نہیں۔ حقیقت ان نیتوں کی ہے جو انسان کے اعمال کے پیچھے کار فرما ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ آج کل پاکستان میں اسی قسم کا ایک نیک دعوٰی کیا جا رہا ہے۔ عشقِ محمد مصطفیٰ ؐ کے حسین نام پر اور اُس دعوے کے نتیجہ میں اس ملک میں ایک قانون بھی پاس کیا گیا ہے جو "ناموسِ رسول ؐ کی حفاظت" کا قانون ہے۔ بیان یہ کیا گیا ہے کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق ہے کہ آپؐ کی کسی قسم کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ اسلئے جو بھی ایسی گستاخی کا مرتکب قرار پائے اُسے موت کی سزا دی جائے یا کم سے کم عمر قید کی سزا دی جائے۔

خدائے واحد کی عزت کے قیام کیلئے کیوں قانون نہیں؟

حضور نے اس دعوٰی کی شرعی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی عزت کے قیام کیلئے یہ تعلیم دی گئی کہ جھوٹے خداؤں کو بھی گالیاں نہ دو جو فرضی اور قابل نفرت وجود ہیں۔ اسکی وجہ اللہ کی محبت بیان فرمائی کہ اگر کسی کو اللہ سے محبت ہے تو اُسکی محبت کی خاطر غیر اللہ کو بھی گالیاں نہ دے کیونکہ اگر غیر اللہ کو گالیاں دے گا تو اشتعال پیدا ہوگا اور غیر اللہ اُنکے بدلے میں اس کے پیارے اور اُس کے محبوب آقا کو گالیاں دینے لگے گا۔

فرمایا۔ جس چیز کو اولیت ہے اُسے اولیت دی جا رہی ہے۔ رسول کی عزت تو ثانوی بنتی ہے۔ رسول کا وجود تو خدا کی محبت کے نتیجہ میں متشکل ہوتا ہے۔ اگر خدا کی محبت نہ ہو اور اُس کا کوئی احترام نہ ہو تو رسالت کا کوئی وجود نہیں ہے۔ پس قرآن کریم نے جہاں ناموس کا ذکر فرمایا اور اُسکی خاطر دل آزاری سے روکا وہاں اللہ کی ذات کو پکڑا جو ہر چیز کی بنیاد ہے اور ہر نور کا سرچشمہ ہے۔ ہر سچائی اُس سے پھوٹتی ہے اور جس سے سب عزتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فرمایا۔ یہ قانون مجھے عجیب لگا کہ ناموس رسول ؐ کی باتیں تو ہو رہی ہیں لیکن وہ رسول ؐ جس کا سارا وجود اللہ کی ناموس کے قیام کی خاطر تھا اُسکے محبوب کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اُس آقا و مولیٰ واحد خدا کی عزت کے قیام کیلئے کوئی قانون نہیں۔

ناموس رسول کی حفاظت کیلئے تمام مذاہب کے سربراہوں کی عزت ضروری

فرمایا۔ یہ قانون پاس کرتے ہوئے اس آیت سے یہ حکمت بھی نہ سیکھی کہ اگر قرآنی اصول کی روشنی میں تم حقیقتاً حضرت محمد مصطفیٰ ؐ سے محبت رکھتے ہوئے آپکے احترام کا قیام چاہتے ہو تو اس طرح بات شروع کرو کہ آجکل کی دنیا میں آنحضرت ؐ کے مقابل پر جتنے بھی غیر مذاہب ہیں سچے تو الگ رہے جنکو تم جھوٹا سمجھتے ہو انکے سربراہوں کی بھی عزت کی تعلیم دو۔ انکی ناموس کے متعلق قانون پاس کرو۔ اس بناء پر کہ ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ؐ سے سچی محبت ہے اور ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کہیں کوئی دوسرے مذہب کے رہنما کا دل دکھائے اور اسکے نتیجہ میں وہ حضرت رسول اکرم ؐ کی گستاخی کرنے پر آمادہ ہو۔ فرمایا اگر ان کا آنحضرت ؐ سے محبت کا دعوٰی سچا ہے تو قرآنی اصول کے مطابق پہلے یہ قانون پاس ہونا چاہیئے کہ اس ملک میں ہم کسی مذہب کے رہنما کی بےعزتی کرنیکی اجازت نہیں دینگے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا کیونکہ اسکے نتیجہ میں یہ خدشہ ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے خلاف جذبات مشتعل ہو جائیں اور کوئی گستاخی کا کلمہ منہ سے نکل جائے۔

گستاخانِ رسول ؐ کی سزا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

فرمایا۔ جہاں تک آنحضرت ؐ کی شان میں گستاخی کا تعلق ہے اس ضمن میں قرآن کریم میں کثرت سے ذکر ہے لیکن ان آیات کے مطالعہ سے یہ عجیب بات سامنے آتی ہے کہ کسی ایک جگہ بھی انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ ان گستاخوں کو اس دنیا میں سزا دی جائے۔ گستاخیوں اور شدید اذیتیں پہنچانے کا ذکر ہے لیکن ایک مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ اختیار نہیں دیا کہ اسکے محبوب بندوں کی گستاخی کے نتیجہ میں وہ گستاخوں کو سزا دیں بلکہ یہ سزا اپنے ذمہ لی ہے اور بتایا ہے کہ اس دنیا میں بھی اُنہیں ذلیل کروں گا اور آخرت میں بھی۔ پھر حضور نے قرآنی آیات کی روشنی میں یہ کھول کر بیان فرمایا کہ آنحضرت ؐ کے زمانہ میں اعتراض کرنیوالے زندہ موجود تھے اور خدا نے انکی نشاندہی بھی کر دی تھی کہ یہ گستاخانِ رسول ؐ ہیں لیکن اسکے باوجود اُن کیلئے دنیا کی کوئی ایسی سزا مقرر نہ فرمائی جس کا جاری کرنا انسان کے اختیار میں ہو۔ فرمایا۔ ایسے بدبخت بھی تھے جو حضور کی شان میں ہر وقت گستاخی کے الفاظ استعمال کرتے رہتے تھے لیکن خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ اُٹھو اور انکو قتل کر دو، عمر قید کی سزا دو، اُنہیں ذلیل و رسوا کر دو، اُنکے گھروں کو آگ لگا دو بلکہ فرمایا کہ اُنکے لیے آخرت کا عذاب مقدر ہے۔

فرمایا۔ یہ جو قرآنی آیات بیان کی گئی ہیں ان سب جگہوں پر صاحب ایمان لوگ مخاطب ہیں اور مسلمان سوسائٹی کا ذکر ہے اور اُنہیں یہ نصیحت کی جا رہی ہے کہ تم آنحضرت ؐ کی گستاخی سے باز رہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان سوسائٹی کے اندر ایسے منافق موجود تھے جنکے متعلق مسلمان سوسائٹی کو یہ علم تھا کہ یہ بدخلق اور بدتمیز لوگ ہیں اور انکے ایمان کھوکھلے ہیں۔ فرمایا۔ ان سب باتوں کا ذکر موجود ہے لیکن ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ ان کا قتل و غارت شروع کر دو، ان کے اموال لوٹ لو، ان کو زندہ رہنے کا حق نہ دو۔ اس ضمن میں حضور نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی سلول کا واقعہ تفصیلاً بیان فرمایا اور فرمایا کہ آنحضرت ؐ نے اُسکی گستاخیوں کے باوجود اُسکے بیٹے کو صبر کی تلقین فرمائی۔

گستاخانِ رسول ؐ شریعت میں مداخلت کرنے والے ہیں

فرمایا اگر کوئی قرآن کا واضح حکم ہوتا کہ نبی کی گستاخی پر اُسکی قوم پر لازم ہے کہ وہ گستاخ کو قتل کرے تو کیا اس حکم کے متعلق آنحضرت ؐ کو اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ آج ۱۴۰۰ سال کے بعد پاکستان کے ملاؤں کو یہ اطلاع ملی ہے۔ یعنی شارع ؑ نے تو شریعت محمد مصطفیٰ ؐ کو دی اور اسکا علم بخشا اور حکمت عطا فرمائی لیکن آپ تو اسباب کو سمجھ نہ سکے اور آج کے ملاں اسے سمجھ گئے کہ اصل شریعت یہی ہے اور یہی شریعت کا حکم ہے۔ فرمایا کہ یہ ہے گستاخی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ؐ کی۔ فرمایا کہ اگر گستاخی کی سزا موجود ہے تو ان گستاخوں کو ملنی چاہیئے جنہوں نے آپ ؐ سے قدم آگے رکھنے کا دعوٰی کیا ہے اور شریعت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور اپنے آپ کو خدائی کا مقام دے دیا۔

فرمایا کہ پاکستان میں مختلف فرقوں کو اُنہوں نے یہی کہا ہے کہ احمدیوں کو جھوٹا کرنیکے لیے ہم نے یہ ایک ہتھیار بنایا ہے۔ ڈرنے کا کیا ضرورت ہے؟ احمدیوں کی مال و عزت ہم اس قانون کے ذریعہ سب پر حلال کر دینگے۔ فرمایا کہ یہ سازش انہوں نے آپس میں کھائی ہے لیکن یہ سازش یہاں نہیں ٹھہرے گی بلکہ جہاں تک ان فرقوں کا تعلق ہے وہ خود ایک دوسرے پر گستاخِ رسول ؐ کا الزام لگاتے ہیں۔ اس قانون کے نتیجہ میں اس ملک میں اسقدر بدامنی پیدا ہوگی کہ ایک دوسرے پر گستاخیٔ رسول ؐ کا الزام لگا کر قتل و غارت ہوگی اور اس ملک میں جہاں سربراہ سے لیکر چپڑاسی تک سب جھوٹ بولتے ہیں کسی پر جھوٹا الزام لگانا کوئی مشکل ہی نہیں۔

حقیقی غیرت کمزور اور طاقتور میں فرق نہیں کرتی

فرمایا۔ حقیقی محبت کے تقاضے قربانی اور ایک ایسی غیرت پیدا کرتے ہیں کہ کمزور یا طاقتور کا فرق باقی نہیں رہتا۔ اگر کسی شخص میں کسی کیلئے حقیقی محبت اور غیرت ہے اور اس کا مزاج ایسا ہے کہ وہ اُسکی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا تو جب گستاخی ہو تو اُس وقت یہ نہیں دیکھے گا کہ گستاخی کرنیوالا طاقتور ہے یا کمزور ہے وہ تو اسکے عواقب سے بےنیاز ہو کر قدم اٹھائیگا۔ فرمایا۔ انگلستان میں ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں آنحضرت ؐ کی شان میں شدید گستاخی کی جاتی ہے لیکن سارے غیرت مند جو دعوٰی کرتے ہیں کہ ہم سے گستاخی برداشت نہیں ہوتی اور اسکی سزا موت ہے اپنے اپنے وطنوں میں آرام سے بیٹھے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ انکے ہمنوا یہاں بھی موجود ہیں جو کوئی قدم نہیں اُٹھاتے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ غیرت کا سب دعوٰی جھوٹا ہے۔ فرمایا کہ غیرت کا دعوٰی ہو اور ساتھ یہ بھی شرط ہو کہ غیرت تب دکھائیں گے کہ دوسرا شخص انتہائی کمزور ہو اور چڑیا کے بچے کی طرح ہمارے پنجے میں آ جائے۔ اسکی گردن تو ہم مسلیں گے لیکن طاقتور کے مقابلہ پر ہم ہرگز غیرت نہیں دکھائیں گے اور چوں تک نہیں کریں گے۔ یہ کون سی غیرت ہے اور کون سی محبت کا دعوٰی ہے؟

(بقیہ صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسولؐ

فرمایا۔ غیرت کا سچا تقاضا تو خود قربانی دینا ہے نہ کہ کسی کو قتل کرنا۔ محبت کے نتیجے میں انسان کا دل درد مند ہوتا اور کٹتا ہے۔ اگر درد مندی نہ ہو تو محبت کا دعوٰی جھوٹا ہے۔ فرمایا کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلعم کی محبت کی اس کسوٹی پر جس شان سے حضرت مسیح موعودؑ پورے اترے ہیں اُسکی کوئی مثال نظر نہیں آئیگی۔ آنحضرتؐ کی ادنیٰ سی بھی گستاخی پر آپ کا دل کٹ جاتا تھا۔ جتنے لوگوں سے آپ نے مقابلے کئے ہیں اُن میں بنیادی وجہ آنحضرتؐ سے محبت تھی۔ امریکہ میں بیٹھے ڈوئی نے گستاخی کی تو آپ قادیان میں بیٹھے بے چین اور بے قرار ہو گئے اور مقابلہ کا چیلنج دیا۔ راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور روئے اور گڑگڑائے اور نہیں چین پایا جب تک کہ خدا کی غیرت کی چھری نے ڈوئی کو ذلیل و رسوا نہیں کر دیا۔ یہ ہے محبت۔ پھر لیکھرام نے گستاخی کی تو خدا کا یہ شیر اُس پر للکارتا ہوا ٹوٹ پڑتا ہے اور دعائیں کرتا ہے۔ اپنے خنجر سے نہیں، اپنی غیرت کو خدا کی غیرت کے خنجر میں تبدیل کر کے اسکو ہلاک کر دیتا ہے اور اس سارے عرصے میں خود غم میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ ہے سچی محبت اور غیرت کا اظہار اور یہی محبت اور غیرت آپ کی ماموریت کی بنا ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ببانگ دھل اعلان

فرمایا۔ یہی ہماری سرشت ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت اس محبت سے ہمیں باز نہیں رکھ سکتی۔ اگر اس محبت کے جرم میں گستاخِ رسولؐ کی چھری سے بھی ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تو میں آج تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ببانگ دھل یہ اعلان کرتا ہوں کہ تم چاہے کرتے پھرو، محبت محمد مصطفےٰ صلعم کو ہمارے دلوں سے نہیں نوچ سکتے، نہیں نوچ سکتے اور نہیں نوچ سکتے اور میں یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ محبت زندگی کی ضامن ہے اور یہ محبت رکھنے والوں کو کبھی تم دنیا میں ناکام و نامراد نہیں کر سکو گے۔ تمہاری ہر کوشش خائب و خاسر رہیگی۔ تمہارا ہر ذلیل الزام تمہارے منہ پر لوٹایا جائیگا اور محبت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہنے کیلئے بنائی گئی ہے اور زندہ رہنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ اس سے جو زندگی ہم حاصل کرتے ہیں، اور کرتے رہیں گے، تمہاری کوئی طاقت اور استعداد نہیں کہ اس زندگی کے دل پر پنجہ مار سکو۔

خطبہ ثانیہ میں حضورنے چند نماز ہائے جنازہ غائب کا اعلان فرمایا اور نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد نماز ہائے جنازہ پڑھائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی وجہ سے کثرت کے ساتھ دوستوں نے مشن ہاؤس کے لان میں نمازیں ادا کیں۔

(مرتبہ: مکرم اخلاق احمد صاحب انجم)

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بحوالہ "الندھیٰ" لندن

حضور انور کی مجالس عرفان میں سے چند سوالوں کے جوابات

(مرتبہ: مکرمہ ثریا لطافت صاحبہ)

(نوٹ) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن میں منعقد ہونیوالی مجالسِ عرفان میں سے ادارہ النصر اپنی ذمہ داری پر انگریزی جوابات کا اُردو خلاصہ شائع کر رہا ہے۔ ایڈیٹر۔

• س: کیا "Mercy Killing" یعنی کسی پر رحم کھا کر اُسکو مار دینا جائز ہے؟

• ج: فرمایا۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کو اسکی حالت پر رحم کھاتے ہوئے مار دیا جائے۔ مطلب صرف یہ ہے کہ مصنوعی طریقوں سے ہمیشہ کیلئے اُسکی زندگی کو لمبا نہ کیا جائے لیکن اسکے علاوہ کسی کی زندگی کو تکالیف کی وجہ سے یا صرف بیماری سے نجات دلانے کیلئے ختم کرنیکی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص پر فالج کا حملہ ہوا ہے، اس کا دماغ ماؤف ہو چکا ہے اور اُسکے ہوش میں آنیکا کوئی امکان نہیں لیکن پھر بھی وہ بغیر مشینوں کی مدد کے زندہ ہے اور ممکن ہے کہ وہ کافی دیر زندہ رہے تو ایسے مریض کو ختم کرنیکا کسی کو حق نہیں۔ لیکن اگر ایسے مریض کو آکسیجن بھی مصنوعی طور پر دی جا رہی ہے اور اس کا خون بھی دل کی بجائے مشین پمپ کر رہی ہے۔ اسی طرح اُسکو غذا دینے اور نہلانے کیلئے بھی مشین کا استعمال ہو رہا ہے اور ایسے مریض کے متعلق ڈاکٹروں کو کامل یقین ہو کہ یہ ایسے ہی رہے گا اور اس کیلئے صحت یاب ہو کر مشینوں کی مدد کے بغیر زندگی گزارنے کا کوئی امکان نہیں تو ایسی زندگی کو لمبا کرنے کا کیا فائدہ رہ جاتا ہے؟

(مجلس عرفان ۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

• س: حضرت آدمؑ کے متعلق عَصٰی آدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی کے قرآنی الفاظ کی موجودگی میں انبیاءؑ کی معصومیت کے کیا معنی ہیں؟

• ج: فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ عصٰی آدم ربہ وغوٰی کہ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور سیدھے راستے سے ہٹ گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو قرآن کریم کا یہ بیان ہے اور دوسری طرف قرآن کریم نبیوں کو معصوم بیان کرتا ہے۔ آخر کار یہ تضاد کیوں ہے؟ فرمایا کہ جہاں قرآن کریم میں عصٰی آدم ربہ وغوٰی لکھا ہے وہاں ساتھ ہی لَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا کے الفاظ بھی ہیں۔ اگرچہ آدمؑ نے نافرمانی تو کی لیکن اللہ تعالیٰ اُنہیں اس نافرمانی کا ذمہ دار نہیں سمجھتا کیونکہ حضرت آدمؑ کا وہ فعل اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ نہ تھا کیونکہ گناہ کی نیت کے ساتھ ارادۃً نہیں کیا گیا تھا۔ قرآن کریم کی اس وضاحت کے بعد کوئی تضاد نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کے کسی قانون کے خلاف جانتے بوجھتے ہوئے بغاوت کی جائے ایسا گناہ نبیوں سے سرزد نہیں ہوتا۔ لیکن لاپرواہی سے یا غیر ارادی طور پر گناہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا۔ قرآن کریم میں ایسی چند مثالیں موجود ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں دلائل دے کر ان کا دفاع کیا ہے۔ درحقیقت جب اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے کسی فعل پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ ان کا وہ فعل عام انسانی معیار کے مطابق گناہ کا درجہ ہی رکھتا ہو بلکہ ناراضگی کی وجہ کا تعلق ان توقعات سے ہوتا ہے جو براہ راست انبیاء کرام کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔

سفید کپڑے پر معمولی سے معمولی دھبہ بھی نمایاں نظر آتا ہے لیکن گندے کپڑے پر اس سے بڑا دھبہ بھی شاید نظر نہ آئے۔ بعض اوقات عام انسانوں کے جو کام نیکی میں شمار ہوتے ہیں انبیاء کرام جیسی بلند پایہ ہستیوں سے سرزد ہوں تو گناہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ بعض نبیوں کے جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اگر کوئی عام آدمی کرتا تو اسکو انسانی فطرت کی کمزوری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا لیکن انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ بہت اعلیٰ وارفع معیار کی توقع رکھتا ہے اسلیئے اُنکے وہ فعل بھی گناہ کہلاتے ہیں جو عام معنوں میں گناہ نہیں ہوتے۔

(مجلس عرفان ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۸۶ء)

★ **س: ایک طرف مسجد میں چھوٹے بچوں کو لانے سے منع کیا جاتا ہے تاکہ نمازیوں کو تسلی کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع مل سکے لیکن دوسری طرف حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے نواسے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نماز کے دوران آپ کے کندھوں پر چڑھ جاتے تھے۔ اسکی وضاحت فرمادیں۔**

★ **ج:** فرمایا۔ اس حدیث میں اس واقعہ کی پوری تفصیل موجود نہ ہونیکی وجہ سے غلط نتیجہ اخذ کر لیا گیا ہے۔ اس حدیث میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت صلعم اس وقت مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے یا اس واقعہ کا تعلق مسجد سے ہے۔ وہاں صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم سجدہ کی حالت میں تھے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے اوپر چڑھ گئے اور سجدہ سے اُٹھتے وقت آپ نے انکو نیچے اتار دیا۔ فرمایا کہ کہاں اور کن حالات میں یہ ہوا اسکی کوئی تفصیل ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ جہاں تک مساجد کا تعلق ہے ان میں ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے جس سے دوسرے لوگوں کی توجہ نماز سے ہٹنے کا اندیشہ ہو ہر وہ شخص جو مسجد میں نماز کی نیت سے جاتا ہے اسکو توجہ سے نماز ادا کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ ہاں البتہ گھروں میں بعض اوقات ایسے واقعات ہو سکتے ہیں کیونکہ بچے گھروں میں موجود ہوتے ہیں اور بعض اوقات نماز کے وقت انہیں الگ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

(مجلس عرفان ۵ اپریل سنہ ۸۶ء)

★ **س: برطانیہ آج کل قیدیوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے سنگین مسئلہ سے دوچار ہے۔ اسلام میں جیل یا قید کا کیا تصور ہے؟**

★ **ج:** فرمایا۔ اسلام میں قید خانے کی قسم کی چیز کا کوئی تصور موجود نہیں۔ قرآن کریم میں صرف مخرب الاخلاق عورتوں کو گھروں میں نظر بند کرنیکا حکم ضرور ملتا ہے۔ جو معاشرے کو گندہ کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ کسی قید کی سزا کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی جنگی قیدیوں کے علاوہ کسی اور قسم کے قیدیوں کا ذکر ہے۔ یہ جنگی قیدی وہ لوگ ہیں جنہوں نے جنگ میں ابتداء کی اور خون ریز جنگ کے بعد مسلمانوں کے قیدی بن گئے اور وہ بھی جسوقت جنگی قیدی بن جاتے ہیں اس وقت سے ان کو آزاد کرنیکی کوششیں شروع ہو جاتی ہیں۔ مغربی دنیا میں اسلامی سزاؤں پر بہت تنقید کی جاتی ہے حالانکہ ان کا اپنا طریقۂ قید مجرموں کیلئے سخت اذیت ناک ہوتا ہے اور ایسی سزائیں بہت کم ان کی اصلاح کا موجب بنتی ہیں بلکہ اسکے برعکس ایک دفعہ قید کاٹ کر واپس آنیوالا شخص اس سے بڑا مجرم بنکر باہر آتا ہے جتنا وہ قید خانے میں جانے سے پیشتر تھا۔ فرمایا کہ نسبتاً معصوم انسان اندر جاتے ہیں اور وہاں سے جرائم کے ماہر بنکر واپس آتے ہیں اور اپنے اگلے جرم کی تیاری وہ قید خانے سے ہی کر کے باہر آتے ہیں۔ اگر ایسے مجرموں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں جو شریف شہریوں کیلئے عذاب بنے رہتے ہیں تو ان کی تعداد ان لوگوں سے بہت کم ہوگی جو ان کے جرائم کے نتیجے میں معذور کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس معاشرے میں بے چینی اور بدامنی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ایک مختصر تعداد نے ایک بڑی تعداد پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ یورپین معاشرہ میں جہاں قید کی سزائیں ہیں وہاں جرائم ان ملکوں سے کہیں زیادہ ہو رہے ہیں جن میں قید کی سزائیں نہیں ہیں۔ جرائم کے اس لامتناہی سلسلے کی جڑیں غیر فطرتی اور غیر مذہبی سزاؤں میں ہیں۔ مکمل طور پر معاشرے کو پر امن رکھنے کیلئے قرآنی سزاؤں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ انسانی فطرت سے پوری طرح آگاہ ہے لہٰذا وہ بہتر جانتا تھا کہ انسانی اقدار کی حفاظت کس طرح بہتر طریقے پر ہو سکتی ہے جو سزائیں اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہیں، وہی بہتر ہیں۔ ایسا نہ کرنیکی صورت میں معاشرے کا وہی حال ہوگا جو مغربی معاشرے کا اس وقت ہو رہا ہے۔

(مجلس عرفان ۱۲ اپریل ۱۹۸۶ء)

س: سورۃ فجر کی آیت "وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ" کا کیا مفہوم ہے؟

ج: فرمایا۔ اس آیت کا ترجمہ مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے اور جس طریقے سے بھی ترجمہ کیا جائیگا، درست ہوگا۔ اگر ایک رات سے ہم مشکلات کا ایک سال مراد لیں تو مجموعی طور پر ۱۳ راتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیالٍ عشرٍ ۱۰ راتیں، الشفع ۲ اور الوتر ۱ اور اسطرح یہ سب ملکر مشکلات کے وہ ۱۳ سال بنتے ہیں جو آنحضرت صلعم نے مکہ میں ہجرت سے پہلے گزارے۔ ان شدید مشکلات کے زمانے کو رات سے تشبیہ دینا قرآن کریم کے بیان کی خوبصورتی ہے۔ واللیل اذا یسر میں بتایا گیا ہے کہ جب آخری رات صبح کی جانب رینگتی ہوئی ختم ہو جائیگی تو اسوقت مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہوگی اور اسکے بعد اسلام تیزی کے ساتھ پھیلنا شروع ہو جائیگا۔ یہ سورۃ مکی ہے جو ہجرت سے بہت پہلے نازل ہوئی لہٰذا یہ ایک الہامی پیشگوئی تھی۔ اگر اس پیشگوئی کو ایک اور زاویے سے دیکھا جائے تو مطلب بالکل دوسرا ہو جائیگا۔ اگر ایک رات سے مراد ایک سو سال لئے جائیں تو چونکہ ۱۵ کے بندے کے ساتھ رات کا ذکر ہے اسلیئے اس سے تاریکی کے ایک ہزار سال مراد لئے جا سکتے ہیں۔ دو اور ایک کے الفاظ کے ساتھ رات کا ذکر نہیں بلکہ صرف عدد بتایا گیا ہے۔ والشفع کا مطلب جفت اور الوتر کا مطلب ہے طاق اس لئے بہت ممکن ہے کہ یہ تینوں راتیں نہ ہوں۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسکے یہ معنے کئے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد تین صدیاں روشنی کی ہونگی جیسا کہ آنحضرت صلعم نے خود بھی بیان فرمایا ہے کہ سب سے بہترین صدی میری ہے۔ اس سے کم تر اگلی صدی ہوگی اور اس سے کم تر اس سے اگلی صدی ہوگی اور اسکے بعد ۱۰ صدیوں کی ایک لمبی رات شروع ہو جائیگی جو مکمل اندھیرے کا زمانہ ہوگا۔ اس اندھیرے کے زمانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت صبح کا پیغام بنکر طلوع ہوگی۔ اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی پیشگوئی ۱۳ صدیوں کے بعد مراد لی جائیگی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں اسکی شاندار تشریح فرمائی ہے۔

(مجلس عرفان ۳ مئی سنہ ۱۹۸۶ء)

حدیثِ نبوی صلعم

من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف حق کبیرنا فلیس منا

ترجمہ: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدایات قواعد وضوابط بابت مجلس شوریٰ

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی

قسط اول

از ملک منصور احمد صاحب عمر (مشنری انچارج)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی مجلس مشاورت کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی سالانہ مجالس شوریٰ جاری فرمائی ہیں اور اُن کا مقصد حضور نے یہ بیان فرمایا ہے تاکہ سب ملکوں کی جماعتوں کو مرکزی مجلس مشاورت سے تعارف حاصل ہو اور مشاورت کی روحانی اور تربیتی برکات سے دنیا کے احباب مستفیض ہوں۔

لہٰذا ہر ملک کی مجلس شوریٰ کیلئے ضروری ہے کہ وہ مرکزی مجلس مشاورت کی روایات کو مدنظر رکھے۔ اس سلسلہ میں چند ہدایات پیش کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان کے مطابق عمل کرنے اور شوریٰ کی حقیقی برکات سے حصہ پانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

۱۔ جس مجلس شوریٰ کی صدارت خلیفۂ وقت نہ فرما رہے ہوں اس مجلس شوریٰ میں کوئی فیصلہ آخری نہیں بلکہ سفارش کی حیثیت رکھتا ہے۔ مجلس شوریٰ کی سفارشات حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد فیصلوں کی شکل میں جماعتوں کو بعد میں بھجوائی جاتی ہیں۔

۲۔ مجلس شوریٰ کے نمائندگان مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی سارا سال پابندی کرنے اور جماعتوں سے پابندی کروانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

۳۔ مجلس شوریٰ کے جملہ ممبران جماعت کی cream ہوتے ہیں لہٰذا اُن سے روحانی، اخلاقی، تربیتی اور مجالس کے آداب کی توقعات بہت زیادہ ہوتی ہیں۔

۴۔ صدر مجلس شوریٰ کی اجازت کے بغیر کوئی ممبر اپنی رائے پیش نہ کرے اور نہ ہی مجلس سے اُٹھ کر باہر جائے۔

۵۔ مجلس شوریٰ کے بعض اہم امور کے بارے میں بعض تجاویز صرف اسلئے پیش کی جاتی ہیں تاکہ اس بارے میں احباب جماعت متوجہ ہوں۔ اور احباب کے مشورے اور آراء نوٹ کر لئے جائیں وگرنہ اصولی طور پر ایسی تجاویز کے پاس یا رد ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا مثلاً نماز باجماعت کا قیام، پردہ کی اہمیت اور مالی قربانی وغیرہ۔

۶۔ ایجنڈا کی تجاویز میں ترامیم معین الفاظ میں لکھ کر پیش کرنی ضروری ہیں۔ رائے شماری کیلئے یہ ترتیب ہوگی:

۱۔ ترمیم ۲۔ سب کمیٹی کی رائے ۳۔ ایجنڈا کی تجویز

۷۔ کسی تجویز کی کوئی ایسی ترمیم قابلِ قبول نہ ہوگی جو ایک نئی تجویز کا رنگ رکھتی ہو۔

۸۔ کوئی ایسی تجویز، ترمیم یا رائے مجلس شوریٰ میں پیش نہیں کی جاسکتی جس میں صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے بنیادی قواعد، دستور اور اصولوں کے ساتھ وضاحتاً یا اشارۃً ٹکراؤ پایا جاتا ہو جب تک جماعتی بنیادی قواعد کو معین رنگ میں شوریٰ میں پیش نہ کیا جائے۔

۹۔ سب کمیٹی میں ایک جماعت کے زیادہ ممبران کی بجائے مختلف جماعتوں کو نمائندگی کا موقعہ دینا چاہیئے۔ جس جماعت کی تجویز ایجنڈا میں شامل ہو متعلقہ سب کمیٹی میں اس جماعت کی نمائندگی ضروری ہے۔

۱۰۔ ایجنڈا کی تجاویز کو آخری شکل دینے کے دوران اس امر کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ اگر اس کے لئے اخراجات درکار ہوں تو یہ معاملہ مالی امور کی بحث کے دوران پیش کیا جائیگا۔

۱۱۔ جس جماعت کی کوئی تجویز ایجنڈا میں شامل ہے۔ مجلسِ شوریٰ کی بحث سے متاثر ہوکر وہ جماعت اپنی رائے بدل بھی سکتی ہے۔

۱۲۔ سب کمیٹی میں نام پیش کرنے کیلئے بہتر یہ ہے کہ جماعت کا صدر یا کوئی اور نمائندہ اپنی جماعت کے ممبران میں سے نام پیش کرے۔ دوسری جماعت میں سے نام پیش کرنا مناسب نہیں

۱۳۔ کسی ممبر کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی دوسرے دوست کو یہ کہے کہ میرا نام سب کمیٹی میں پیش کیا جائے۔ اگر وہ ضرورت سمجھے تو وہ اپنا نام خود بھی پیش کر سکتا ہے۔ مثلاً کوئی دوست مالی امور میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ مالی سب کمیٹی میں اپنی آراء پیش کرنا چاہتے ہیں تو اپنا نام خود پیش کریں۔ صدر شوریٰ اگر چاہیں تو قبول کرلیں گے۔ (جاری)

قادیانیوں کا کس طرح تعاقب کیا جائے

تحریر ارشد مقصود ملک

ایک صدی سے مسلط قادیانی فتنے کو ختم کرنے کی متعدد کوششیں کی گئیں ارض پاکستان میں خون بہا جیلیں آباد ہوئیں۔ گھر جلے نفرتوں کی انمٹ دیواریں وجود میں آئیں مگر یہ فتنہ جڑوں کا توں بلکہ پہلے سے زیادہ مہیب صورت میں موجود ہے ایک غیر جانبدار مبصر ہونے کے ناطے میں نے پہروں اس کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور بعض حالات میں مجھے گھر کا بھیدی "کی حیثیت حاصل ہے اور ایک قادیانی کی معرفت اُن کے امام کے خطبات جمعہ کے کیسٹ سننے کا بھی موقع ملا ہے۔ اس لئے میں آج کی اس فرصت میں چند ایک تلخ حقائق پیش کرنا چاہوں گا اور ساتھ ہی میرے نزدیک اس مسئلہ کا جو ممکن حل ہے وہ بھی پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے تو کھلے دل کے ساتھ ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ قادیانی لوگ نہ صرف یہ کہ دین کا ٹھوس علم خود سیکھتے ہیں۔ بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی تنظیم کے تحت یہ علم سکھاتے ہیں۔ سخت محنت، جانی و مالی قربانی ان لوگوں کی عادت ثانیہ بن گئی ہے اخلاقی معیار سے متاثر کرنا اور خدمت خلق کرنا ان کا شعار ہے ۔۔۔ اس جماعت کا ہر ممبر اپنے عقائد کی خاموشی سے تبلیغ کرتا ہے جو اُن کے اخلاقی حسن کی وجہ سے دل میں گھر کر لیتی ہے ان کا تبلیغی گراف دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کی تحریک اب ڈھکی چھپی نہیں رہی ہر گلی اور ہر محلے میں ایک آدھ گھر ان کا ضرور ایسے ہوں گے۔ جو عام طور پر قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے اور سکھانے کے لئے مشہور ہیں۔ ان کے باپندی سے اجتماعات ہوتے ہیں جہاں دین اور اپنے فرقے کی تعلیم کو اولیت دی جاتی ہے۔ اور اپنے سادہ طرز زندگی اور متشرع شکل و صورت کی وجہ سے بھی ہر جگہ جلد مقبول ہو جاتے ہیں۔ بیرون ملک خاص طور پر افریقہ میں اُنہیں حیرت انگیز ترقی مل رہی ہے یہ وہ تلخ اور ترش حقائق ہیں جن سے ہم اپنی آنکھیں بند کر کے ان کی نفی نہیں کر سکتے ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں اب تک جو کوششیں ہوئیں اُن کا نتیجہ ایک ایسے آرڈی نینس " کی صورت میں نکلا جس کو ان لوگوں نے دل سے تسلیم ہی نہیں کیا۔

مجھے معذرت کے ساتھ یہ کہنے دیجئے کہ ہمارے علماء کرام نے اس فتنے کا سائینٹیفک طرز پر مقابلہ کرنے کی بجائے گالی گلوچ سب و شتم اور الزام تراشی قسم کے حربے استعمال کئے جن کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگانے یا لکھنے کے الزام میں جیل خانوں میں ڈال دیئے گئے بیسیوں کو زخمی کر دیا گیا۔ درجن کے قریب قادیانیوں کو قتل کر دیا گیا یہ امر بکسلئہ خود خدا کی پکڑ کا موجب بن سکتا ہے کیونکہ وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر مزید مضبوط اور مستحکم ہو رہے ہیں۔ اور اس پر مزید ستم یہ ہے کہ ان کے اکابرین انہیں یہ سبق دے رہے ہیں۔ کہ یہ بالکل اسی قسم کی قربانیاں ہیں جو کفار کے مقابلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو دینی پڑی تھیں۔ اس طرح اس ساری جدوجہد کا نتیجہ صفر کی شکل میں سامنے آ رہا ہے وہ اس طرح کہ ابھی تک قادیانیوں کی طرف سے اس آرڈی نینس کو دل سے قبول نہیں کیا گیا یہ پہلے کی طرح بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر پرسکون اور مطمئن ہیں گویا ان کو کچھ ہوا ہی نہیں۔ گو ان کی عبادت گاہوں سے اذانوں کی آوازیں بلند ہونا بند ہو گئی ہیں لیکن ان کی مسجدیں پہلے سے زیادہ پُررونق ہو گئی ہیں ان لوگوں کا کلمہ طیبہ سے پیار کا اظہار اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اگر کوئی مسلمان ان کے گلے پر ہاتھ اٹھائے بھی تو ایک انجانا سا خوف محسوس ہونے لگتا ہے یہ پہلے سے کہیں زیادہ آزادی سے اپنے عقائد کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور سنا گیا ہے کہ لندن میں ایک جدید قسم کا پریس لگا کر دھڑا دھڑ اپنے سلسلہ کی کتب شائع کر رہے ہیں ۔۔۔ یہ سب حقائق اشتعال انگیزی پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ ٹھنڈے دل سے سوچنے اور غور و فکر کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں میرے ناقص خیال میں اس فتنے پر نتیجہ خیز اور کلی طور پر قابو پانے کے لئے اگر مندرجہ ذیل اقدامات بروئے کار لائے جائیں تو یقیناً نتائج مثبت پیدا ہونے کی توقع ہے۔

اوّل: ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے اندر ان کے تیسرے امام خلیفہ ناصر احمد سے جو سوال و جواب ہوئے تھے۔ انہیں بلا کم و کاست شائع کر دیا جائے تاکہ اس فتنے کی حقیقت حال لوگوں پر روشن ہو سکے

دوم: اس وقت پاکستان میں جتنے مقتدر اور مؤقر قومی اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں وہ اپنے ایک دو کالم صرف اس فتنے کے لئے وقف کر دیں جس میں دونوں فرقیوں کے دلائل کی بحث ہو تاکہ عوام کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے اور عوام الناس فریقین کے دلائل پڑھ کر اس کے حسن و قبح کے متعلق خود اپنی ایک رائے قائم کر سکیں۔

سوم: ریڈیو اور ٹی وی پر دونوں فریقوں کو مساوی وقت دیا جائے اور انہیں آمنے سامنے بٹھا کر سوال و جواب کا موقع دیا جائے اس طرح قادیانیوں کے بودے اور کمزور دلائل کی قلعی کھل جائیگی جن کا وہ ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں ۔۔۔ یاد رکھیں قرآنی طرز بھی یہی ہے جو ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے جس میں دلائل و براہین سے بحث کر کے حسن و قبح کی وضاحت کا طریق بتایا گیا ہے ۔۔۔ وطن عزیز کی سرحدوں پر دشمن کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ پاکستان کے وجود اور اس کی سالمیت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ اس صورت میں حب الوطنی یہی ہوگی کہ ۔۔۔ ملک و قوم میں لگا ہے بلکہ ہے اس فتنے کی آگ بھڑکانے کی بجائے اسے ایک ہی دفعہ پوری قوت اور طاقت سے حل کیا جائے یعنی حکمت اور موعظہ حسنہ پیار اور محبت کے ساتھ قادیانیوں کو اپنے قریب لایا جائے۔ نفرت۔ گھیراؤ۔ جلاؤ۔ اور مار دھاڑ کے فرسودہ حربوں پر عمل کر کے دیکھ لیا ہے کہ اس سے ان کا کچھ نہیں بگڑا اس کے برعکس

اوّل - اس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اور حکومت درمیان میں آجاتی ہے۔ کیونکہ اسے بہرحال اپنی حاکمیت کا تقدس بحال رکھنا ہوتا ہے۔

دوئم ۔۔۔ اس سے قادیانیوں کو شرفاء کی ہمدردیاں حاصل ہو جاتی ہیں اور

سوئم ۔ دنیا اُن کو مظلوم سمجھنے لگ جاتی ہے اور اس طرح سارا کریڈٹ قادیانی لیجاتے ہیں۔

اس لئے مار دھاڑ والی پالیسی پرانی اور از کار رفتہ ہو چکی ہے اب اسے متروک قرار دے کر قرآنی پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلے۔

مجھے اُمید ہے کہ جس دلسوزی اور ہمدردی کے ساتھ میں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے اسی جذبے سے اہل وطن اور بالخصوص علمائے دین متین ان گذارشات پر غور فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن عزیز کو ہر قسم کے فتنوں کے صدمات اور آفات سے محفوظ فرمائے (آمین)

(منقول از روزنامہ "امن" کراچی)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیںؐ
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

("ازالہ اوہام")

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

ارشاد
حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

رپورٹ ارسال کرنیوالی جماعتیں

۳۰ جون تک ۱ ماہِ مئی کی رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے نام شکریہ کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں۔ باقی جماعتوں سے اس معاملہ میں توجہ کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ۔ (جنرل سیکرٹری)

1. Idar-Oberstein
2. Haselund
3. Pinneberg
4. Neumünster
5. Bad Neustadt
6. Böblingen
7. Heide
8. Meerbusch
9. Homburg/Saar
10. Kaiserslautern
11. Balingen
12. Peine
13. Jülich/Düren
14. Augsburg
15. Babenhausen
16. Daun
17. Osnabrück
18. Mannheim
19. Radevormwald
20. Stuttgart
21. Trier
22. Stade
23. Nürnberg
24. Borken
25. Ratingen
26. Aachen
27. Schwalbach
28. Menden/Lüdensch.
29. Göttingen
30. Soest
31. Höchst/FFM
32. Pfarrkirchen
33. Heilbronn
34. Waldorf
35. Bad Nauheim
36. Obernkirchen
37.
38.

وعدہ کنندگان تحریک جدید

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ ایسے وعدہ کنندگان جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی نہیں کی اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ ادائیگی کر کے جلد اس فرض سے سبکدوش ہوں۔

دیگر مالی تحریکات سیدنا بلال فنڈ۔ وقف جدید۔ یورپین مراکز۔ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ کی ادائیگی بھی ساتھ ساتھ ہر ماہ کرتے رہیں۔

(سیکرٹری تحریک جدید)

ولادت

(1) مکرم عبدالستار صاحب جاوید آف PEINE کو ۱۱ جولائی بروز جمعہ خدا تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سعید احمد جاوید نام تجویز فرمایا ہے۔

(2) مکرم محمد صفدر رانا صاحب آف WIESBADEN کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فریدہ صفدر نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو نومولودان کیلئے درخواست دعا ہے

اعلانات

(1)

اجتماع خدام الاحمدیہ منعقدہ ۸۔۹۔۱۰ مئی بمقام ناصر باغ کسی نامعلوم دوست کی گاڑی کا کسی جرمن دوست کی گاڑی کے ساتھ حادثہ ہوا تھا جس کا جرمانہ خدام الاحمدیہ نے ادا کیا ہے۔ براہِ کرم وہ دوست اپنے نام سے مطلع کریں۔

(نیشنل قائد خدام الاحمدیہ)

(2)

جن جماعتوں نے تا حال ۸۶ء کے تیسرے یوم تبلیغ کی رپورٹ فرنکفورٹ نہیں بھجوائی اُنہیں چاہیئے کہ جلد از جلد یہ رپورٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد کے نام بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(شعبہ اصلاح وارشاد جماعت جرمنی)

(3)

جلسہ سالانہ لندن کی آڈیو کیسٹیں مسجد نور میں دستیاب ہیں۔ خواہشمند احباب پیشگی ادائیگی (28 مارک Cessetes Set) کر کے بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ جزاکم اللہ۔

(شعبہ سمعی و بصری)

(4)

لندن سے روحانی خزائن کی مزید جلدیں موصول ہو گئی ہیں۔ گذشتہ سال 23 جلدوں کی ادائیگی صرف 30 فیصد ہے لہٰذا محترم امیر صاحب کے فیصلہ کے مطابق اب آنیوالی جلدیں صرف اُنہی دوستوں کو دی جائیں گی جو صد فیصد ادائیگی کر چکے ہیں۔ کُل رقم مبلغ 600 مارک ادا کر کے اپنا سیٹ خاکسار سے حاصل کریں تاخیر کی صورت میں روحانی خزائن کا سٹاک ختم بھی ہو سکتا ہے لہٰذا جلد از جلد رابطہ فرمائیں

اسماعیل نوری
قائمقام سیکرٹری تصنیف و اشاعت

ٹیلیفون: 069-7894819 (شام 5 بجے کے بعد فون کیا جاسکتا ہے)

برائے خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی

تارک نماز کو ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

٭ جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)

٭ جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آ جائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۴۳ء)

۱. قائدین کرام نماز کے متعلق رپورٹ ہر پندرہ دن بعد نیشنل قیادت کو ارسال کیا کریں۔ (شعبہ تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس اے مسیح محمدی کے غلامو! اگر تم خدا کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ محبت الٰہی کی لَو کو تیز تر کرو اور دعوت الی اللہ کے عظیم الشان جہاد میں شامل ہو کر اس کی توحید کو قائم کرنے کیلئے اپنی پوری طاقت سے کوشش کرو۔ دنیا اپنے اسباب اور عزیزوں پر اسے مقدم نہیں رکھتی مگر تم اسے مقدم رکھو تا آسمان پر اس کی جماعت میں لکھے جاؤ۔"

خدام بھائیو جو ابھی تک دعوت الی اللہ کے عظیم الشان جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے داعی الی اللہ بن جاؤ اور اس زور سے تبلیغ کرو کہ اس ملک کے بچے بچے کے منہ سے یہ آواز نکلے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

شعبہ اصلاح و ارشاد۔

۲. قائدین کرام۔ کیا آپ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدگی سے مرکز سلسلہ ربوہ اور نیشنل قیادت کو بھجوا رہے ہیں۔ (شعبہ اعتماد)

مجالس کی دوڑ

FRANKFURT ۔ ماہ جون میں 45 خدام نے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ کیا۔ 90 خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔ اس کے علاوہ دو وقار عمل ناصر باغ اور مسجد نور میں منعقد ہوئے۔

RADEVOMWALD ۔ 6 خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ 6 خدام نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔

RATINGEN ۔ ماہ جون میں چار اجتماعی وقار عمل ہوئے۔

اس کے علاوہ ماہ جون کی رپورٹیں بھجوانے والی مجالس کے نام شکریہ کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں۔

1, KÖLN, 2, HEALSHAUSEN, 3, NÜRNBURG, 4, BALINGEN – 5, TRIER, 6, WEISENHEIM, 7, HEIDELBERG, 8, GANZHEIM, 9, HOMBERGSAAR, 10, KARLSRUHE, 11, MAINZ, 12, HOBURGSIEG

۲. قائدین سے گذارش ہے کہ چندہ مجلس ارسال کرتے وقت STATMENT فارم خدام الاحمدیہ کا استعمال کریں اور STATMENT فارم چندہ مجلس کے ساتھ ہی ارسال کیا کریں۔ (شعبہ مال)

اطلاع

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مکرم ملک نجاح الدین صاحب آف آوکس برگ کو ریجنل قائد 'جنوب' مقرر کیا ہے تمام متعلقہ قائدین سے گذارش ہے کہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔

ایڈریس: ☎ 0821 704100

MALIK NIJAH UD. DIN

HINVEBRAUD STR 52

8900 AUGSBERG